اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی۔

نمبر ۳ | مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۸۹۶ سنہ بروز پنجشنبہ | جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے — عہ
ایضاً بیرو نجات محصولڈاک — عہ
دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی — عہ
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی ۔

ایڈیٹوریل

بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے روایت ہی کہ محمد صاحب نے فرمایا لن یدخل احدًا منکم عملہ الجنّة قالو ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمد نی اللہ منہ بفضل و رحمة یعنی کسیکو بہشت میں اُسکا عمل ہرگز داخل نہ کریگا۔ اصحاب نے کہا اور نہ آپکو یا رسول اللہ۔ حضرت نے فرمایا اور مجھکو بھی بہشت میں میرا عمل نہ لیجائیگا مگر یہہ کہ خدا مجھکو اپنے فضل اور رحمت میں ڈھانپ لیوے اس معاملہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ محمد صاحب کے حق بر زبان جاری تھا لیکن افسوس یہہ ہی کہ خدا کے فضل و رحمت میں ڈھانپے جانیکا طریقہ یا تو حضرت کو خود معلوم نہ ہوا یا معلوم تھا تو عمدًا ایں خیال کہ میری فضیلت میں کچھہ فرق آئیگا طریقہ حصول فضل سے چشم پوشی کی اور نہ اپنے پیرؤںکو بتلایا۔ حالانکہ وہ کتاب جسکے حق میں آپ نے خود گواہی دی اور فرمایا و اتیناہ الانجیل فیہ ھدی و نور و موعظة للمتقین۔ یعنی دی ہم نے اُسکو (عیسیٰ کو) انجیل جسمیں ہدایت اور نور اور نصیحت ہی۔ پرہیزگاروں کے لئے انزل من قبل پہلے سے اتاری گئی موجود تھی تو بھی اُس سے بہشت میں داخل ہونیکے لئے ہدایت اور نور و موعظت حاصل نہ کیا اور اپنے پیرؤں کو بھی محروم رکھا۔ کیا اُسوقت محمد صاحب کے کانوں تک یحییٰ بن ذکریاہ کی گواہی نہ پہنچی تھی جو یوں کہکے پکارا کہ یہہ (عیسیٰ) وہی ہی جسکے حق میں مینے کہا کہ میرے پیچھے آنیوالا مجھہ سے مقدم ہوا کیونکہ مجھہ سے پہلے تھا اور اُسکی بھرپوری سے ہم سبنے فضل پر فضل پایا۔ کیونکہ شریعت موسیٰ کی معرفت دی گئی پر فضل اور راستی یسوع مسیح سے پہنچی۔ یوحنا ۱۔ ۱۵ و ۱۶ و ۱۷

کاش کہ محمد صاحب اُس فضل و رحمت سے جس سے ڈھانپے جانیکی آرزو رکھتے تھے اِن نجات بخش فضل کی باتوں کو قبول کرتے اور اپنے پیرؤں کو لن یدخل احدًا منکم عملہ الجنّة کہکر بحالت شک و مایوسی نہ چھوڑتے ۔

وریغولا ایک عجیب اشتہار شہرہ طلبائے تھرڈ کلاس طامسن کالج رُڑکی مطبع ہادی ہند رُڑکی کا چھپا ہوا ہماری نظر سے گذرا۔ اُسمیں لکھا ہی کہ کسی شیخ عبد اللہ کو جو مدینہ میں محمد صاحب کی قبر کا مجاور ہی جمعہ کی شب ماہ ربیع الاول ۱۳۱۲ ہجری جبکہ نامبردہ قرآن پڑھہ رہا تھا حضرت دکھلائی دیئے اور فرمایا کہ اے عبد اللہ میری اُمت میں سے سترہ لاکھہ آدمی مرے جنمیں سے صرف سترہ آدمی ایمان کے ساتھہ مرے اور باقی سب بے ایمان تھے۔ میری اُمت کو کہدو کہ میں خدا سے بہت شرمندہ ہوں کہ اُن کا فسق و فجور کہانتک بڑھہ گیا ہی۔ خدا تعالیٰ اُنپر عذاب نازل کرنا چاہتا ہی۔ عبد اللہ اِس امر کو تین مرتبہ قسم کھاکے ثابت کرتا ہی۔ محمدیوں کے ہتھکنڈے آئے سال نئے نئے ڈھنگ پر اسی قسم کے ظاہر ہوتے ہیں اور ہمیں یقین ہی کہ محمدی لوگ

ایسی باتوں پر خود بھی یقین نہ رکھتے ہونگے۔ اسمیں تعجب نہیں کہ سترہ لاکھ مسلمانوں میں سے صرف سترہ آدمی نجات یافتہ ہونگے یا اور یہہ وہی ہونگے جو نبی عرب کی پیروی سے تائب ہو کر خداوند عیسیٰ بچانیوالے پر ایمان لائے ہونگے۔ کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں دیا گیا جس سے نجات حاصل ہو۔ فاعتبروا یا اولی الابصار +

مخالفان بیبل خصوصاً دیانندیوں کا لوط اور داؤد کی مثال دینا اور یوں تعلیم نیوگ کے بارہ میں عذر کرنا انکی نادانی و کم فہمی پر دلالت کرتا ہے۔ بزرگوں کے گناہ آلودہ کاموں کا جو ذکر بیبل میں پایا جاتا وہ اس لئے نہیں کہ اور لوگوں کو ایسا کرنا جایز ٹھہرایا جائے بلکہ اس لئے ہے کہ معلوم ہو کہ کل بنی آدم خواہ وہ کیسے ہی صاحب دولت و علم و لیاقت ہوں کوئی انمیں معصوم مطلق نہیں پایا جاتا۔ اور انکے ناروا کاموں اور برے نتایج سے لوگ عبرت پکڑیں اور انکے موافق کرنے سے باز رہیں۔ اگلے بزرگ جو ہماری مانند کمزوری میں مبتلا تھے بیبل انکے گناہوں کو نہیں چھپاتی اور نہ انہیں جایز ٹھہراتی ہے۔ برخلاف تعلیم نیوگ کے جو بقول دیانندیوں کے وید میں پائی جاتی اور انکے مطابق کاربند ہونیکے لئے عام اجازت معتقدان وید کو دیجاتی ہے +

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

کوکب ہند لکھتا ہے کہ جلسہ مہا منڈل جو تھوڑے دن گذرے دہلی میں منعقد ہوا تھا پانچ سو ڈیلیگیٹ موجودہ ہندو دھرم کے قایم رکھنے کی غرض سے اسمیں فراہم ہوئے۔ ہندو دیوتاؤں کی حمد و ثنا کے ساتھ میٹنگ کا کام شروع ہوا اور اختتام پر پنڈتوں کو رقم ہائے کثیر بطور نذر دی گئیں ڈیلیگیٹ لوگوں نے ان برائیوں کی اصلاح کے بارہ میں جو مذہب ہنود کی سوشیل حالت میں داخل ہو گئی ہیں کوئی تجویز نہ کی لیکن بڑے سرگرم رزولیوشن اس امر کی نسبت پاس کئے گئے کہ ان ذات کو شکست کرنیوالوں پر سخت سزا دہی کے قوانین کی مضبوطی سے پاسداری کرینگے جو مقرر کئے گئے ہیں اور یہہ کہ گورنمنٹ سے درخواست کیجائے کہ وہ ملک کے دستورات شادی میں دست اندازی نہ کرے۔ مصیبت زدہ بیوہ لڑکیوں کی ہمدردی میں ایک لفظ کسی کے منہہ سے نہ نکلا۔ اور پست حال مفلوک و پامال لوگوں کو فائدہ پہنچانیکی کوئی تجویز عمل میں نہ آئی۔ یہہ بات بصراحت آشکارا ہے کہ موجودہ ہندو دھرم کے لیڈروں کو معلوم ہو گیا ہے کہ انکے مذہبی عقاید و عملیات کی بیخ کنی کی علامتیں ہر طرح سے نمودار ہو رہی ہیں۔ آریہ سماج کے پیرو ملک میں ہر طرف ہوتے جاتے ہیں جو بت پرستی کے سخت مخالف ہیں اور ان لوگوں کے لئے جو انگلستان یا ممالک غیر میں جانا چاہتے آزادی کے خواہاں ہیں۔ سیکڑوں نوجوان یورپ کی سیر کے ازحد مشتاق ہیں اور کافی وسایل رکھتے ہیں لیکن ذات کی سزا دہی ایسی سخت ہے کہ انہیں انکے ارادہ سے باز رکھتی ہے۔ بہت سے پرانے ہندو مذہبی سرگرم خاندانوں میں نوجوانوں کے دل میں ایسے خیالات بھرے ہوئے ہیں جو پرانے وقتوں کی تنگ خیالی کو بالکل شکست کر دینگے +

کتب مقدسہ سابقہ اور قرآن میں تاریخی واقعات کا اختلاف کہاں تک بیان کیا جائے۔ اگر کوئی حق جو مقدس بیبل اور قرآن میں اگلے نبیوں کے حالات و واقعات بغور اول سے آخر تک پڑھے تو وہ ضرور یہی نتیجہ نکالیگا کہ اگر مقدمۃ الذکر کتب الہامی ہیں تو موخر الذکر کتاب ہرگز الہامی نہیں ٹھہر سکتی چنانچہ یوحنا (یحییٰ) کی پیدایش کا بیان جو لوقا کی انجیل کے پہلے باب میں لکھا گیا ہے۔ یوں ہے کہ جب جبرئیل فرشتے نے یوحنا کی پیدایش کی خبر ذکریاہ کو دی اور اسنے کہا کہ میں کاہے سے یہہ جانوں کیونکہ میں بڈھا ہوں اور میری جورو عمر رسیدہ ہے تو فرشتے نے جواب دیا کہ میں جبرئیل ہوں جو خدا کے حضور کھڑا رہتا اور بھیجا گیا ہوں کہ تجھ سے بولوں اور یہہ خوشخبری تجھے دوں اور دیکھہ تو گونگا ہو جائیگا اور جس دن تک یہہ ہو نہ لے بولنے پر قادر نہ ہوگا اس لئے کہ تو میری باتوں پر جو اپنے وقت پر پوری ہونگی یقین نہ لایا۔" دیکھو لوقا ۱- ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ پس ذکریاہ اسیوقت سے گونگا ہو گیا اور جبکہ یوحنا پیدا ہوا اور ذکریاہ نے اسکا نام تختی پر لکھہ دیا تب اسکی زبان کھلی اور وہ بولنے اور خدا کی ستایش کرنے لگا۔ لیکن قرآن میں لکھا ہے کہ جب ذکریاہ نے کہا کہ "اے رب کر مجھے کوئی نشانی خدا نے کہا نشانی تیری یہہ ہے کہ لا تکلم الناس ثلث لیال سویا یعنی تو تین دن رات لوگوں سے بات نہ کر سکیگا"۔ (دیکھو سورہ مریم) دیکھئے الہامی کلام اور انسانی سنی سنائی بات میں آسمان و زمین کا فرق ہے۔ معلوم نہیں کہ زمانہ حال کی نئی تعلیم و روشنی والے محمدی جو کتب مقدسہ اور قرآن کی نئی نئی خیالی تفسیریں کر رہے ہیں ان دو بیانوں کو کیونکر مطابق کرینگے +

انجمن حمایت اسلام لاہور کے ماہواری رسالہ میں کسی ٹامس ہڈل عرف تسلیم شاہ کی سرگذشت شایع ہوئی ہے جو اکتوبر سنہ ۱۸۷۸ع میں مسلمان ہوا۔ اور سنہ ۱۸۸۲ع سے قصبہ سید پور میں گوشہ نشین ہو کر وہاں کے سیدوں کے طفیل اپنی اوقات بسری کر رہا ہے۔ غالباً اسی رسالہ سے سرگذشت مذکورہ کو وزیر الملک سیالکوٹ نے بھی نقل کیا ہے۔ ہم نے اس سرگذشت کو بغور پڑھا اور نامبردہ کی ان دلایل کو جنکے باعث وہ مسیحیت سے منکر ہو کر محمدیت کا قایل و معتقد ہوا بخوبی دیکھا۔ وہی پرانی محمدیوں کی خیالی باتوں اور اعتراضات پر اسنے تکیہ کیا جنکے معقول و مدلل جوابات مسیحیوں نے بارہا دئے ہیں۔ افسوس ہے کہ تسلیم شاہ نے ان جوابوں کو نہ دیکھا اور عقل سلیم سے نہ جانچا ورنہ ہرگز ایسے وادی ضلالت میں قدم نہ رکھتا اور آبحیات کے چشمہ سے روگردان ہو کر ٹوٹے حوض پر جسمیں پانی نہیں ٹھہر سکتا ہرگز نہ جاتا۔ اسکی منجملہ دیگر دلایل کے بطور نمونہ ایک دلیل پیش کرتے ہیں جس سے ناظرین عقیل و عالم و منصف تسلیم شاہ

کی عقل وعلم کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ انجیل متی کے پہلے باب کی پچیسویں آیت میں لکھا ہے "پر اُسکو نہ جانا جبتک کہ وہ اپنا پہلوٹا بیٹا نہ جنی اور اُس کا نام یسوع رکھا" اسمیں اُسکو یہہ شک واقع ہوا کہ جب عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے تو بالضرور خدا کو یہہ کہنا چاہئے کہ وہ میرا پہلوٹا بیٹا نہ جنی۔ کیا خدا میرا پہلوٹا بیٹا نہیں کہہ سکتا تھا؟ قربان جایئے اس عقل وفہم کے۔ ایسی ہی دلیلوں کے بھروسے آپنے نجات سے مُنہہ موڑا۔ اور زندگی کے مالک کو چھوڑا! افسوس افسوس! خیر۔ خداوند ایسے شخص پر (اگر حقیقت میں کوئی ہے تو) رحم کرے اور اُسے توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور وہ یہہ کہے:-

آزاد کیا خون مسیحا نے سراسر
کیوں آگے کو ہم پہنینگے زنجیر کسی کی
تیرے درِ بخشش سے جو محروم چلا جائے
شامت ہے اُسکی نہیں تقصیر کسی کی

از گلدستۂ سنغیر

مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی اپنی کتاب تقویت الایمان کے صفحہ ۴ میں بذیل آیۃ ان اللہ لایغفر ان یشرک ویغفر مادون ذالک من یشاء یعنی تحقیق کہ خدا نہیں بخشتا یہہ کہ کوئی شرک کرے اُسے اور بخشتا ہے اُسکے سوا جسکو چاہتا ہے۔ لکھتے ہیں کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ مشرک نہ بخشا جائیگا۔ اور شرک کی تفصیل حاشیہ پر یوں لکھی ہے۔ جیسا کسیکو خدا کہنا یا اُسکی صفت کسی میں بتانی جیسے علم غیب مارنا جلانا اور سوائے اُسکے ثابت کرنا جیسے ہنود اور پیر پرست وغیرہ کرتے ہیں۔ بقول مولوی صاحب موصوف مذکورہ باتیں موجب کفر ہیں۔ اب دیکھئے کہ محمد صاحب حجر اسود کی میں وہ صفت ثابت کرتے ہیں جو مخصوص بذات الٰہی ہے یعنی علم غیب چنانچہ کتاب مشکوۃ المصابیح باب دخول مکہ وطواف بصفحہ ۲۱۹۔ ابن عباس سے یہہ حدیث منقول ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجر واللہ لیبعثہ اللہ یوم القیامۃ لہ عینان یبصر بہما ولسان ینطق بہ ویشہد علی من استلمہ بحق رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی۔ یعنی کہا رسول اللہ صلعم نے حجر اسود کی شان میں کہ قسم ہے اللہ کی کہ دیگا خدا قیامت کے دن اُسکو دو آنکھیں کہ دیکھیگا وہ اُنسے اور زبان دیگا اُسکو کہ بولیگا وہ اُس سے اور گواہی دیگا اُسپر جسنے اُسکو چوما سچے ارادہ سے روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے۔ اب غور کرنا چاہئے کہ گذشتہ تیرہ سو برس کے عرصہ میں کروڑہا کروڑ محمدیوں نے جو مختلف ملک اور اقوام سے حج کو گئے اُسکو چوما ہوگا۔ اور اُنہیں بعضوں نے سچے ارادہ اور بعضوں نے مثل خلیفہ عمر صاحب بہ تقلید دیکھا دیکھی چوما ہوگا پس ان سبھوں کی عارف القلوبی قیامت کے دن اس پتھر میں کیونکر ممکن ہوگی۔ اور ہر ایک چومنے والے کے دلی اعتقاد اور بد اعتقادی جاننے اور گواہی دینے کے لئے صفت عالم الغیبی جو صرف خدائے عزوجل کی مخصوصہ صفت ہے حجر الاسود کو کیونکر حاصل ہو جائیگی؟ فاعتبروا یا اولی الالباب۔ خداوند اپنے لوگوں کو ایسی تعلیم سے محفوظ رکھے*

ہم نمبر ہذا میں نور افشاں کا ریویو بابت ۱۸۹۰ء جو ہمارے لائق وفائق نامہ نگار پادری جیمل سنگھ صاحب نے لکھا ہے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ ریویو مذکورہ دیر میں پہنچا۔ اگر یکم جنوری کے نمبر میں شایع ہونیکے لئے وقت پر پہنچتا تو بہت موزوں اور مناسب معلوم ہوتا لیکن اب کہ ۱۸۹۱ء کا یہہ پہلا مہینا اور اخبار کا تیسرا نمبر ہے اسمیں اُسکا شایع ہونا اب بھی ناموزوں نہیں معلوم ہوتا۔ یقین ہے کہ ناظرین اس کو دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کرینگے۔ اور طوالت کے باعث نہ گھبرائینگے +

مُراسلات

۱۸۹۱ء کا خیر مقدم

ناظرین نور افشاں کو نیا سال مبارک ہو۔ شکر گذاری اور حمد الٰہی کا مقام ہے کہ ایک اور سال خیر و عافیت سے ہم زندوں کے حق میں اچھا گذر گیا۔ مگر انتقال شدوں میں بہتوں کے حق میں یہہ سال اُنکے حاکم آسمانی کے حضور آخری عدالت کے لئے پیش ہونیکے واسطے سمن پہنچنیکا وقت ہوا۔ بہتوں کے لئے نہ کہ سب کے لئے۔ کیونکہ تھوڑے ایمانداروں کے لئے یہہ سال اُنکی دُنیاوی محنتوں اور مشقتوں سے رہائی پاکر آرام میں رہنے اور ابدی خوشی میں داخل ہونیکے لئے تھوڑی دیر کی انتظاری کا سبب ہوا ہے۔ خیر مردوں کا خواہ وہ دیندار ہوں یا بیدین ہوں کچھ ہی حال کیوں نہ ہوا ہو کیونکہ یہہ حکم الحا[illegible] معلوم ہے۔ مگر ہم زندوں کے لئے یہہ نیا سال خدا[illegible]س سے ایک بڑی بھاری برکت ہے جسکے لئے ہمیں شکر گذار[illegible]ی اور ستایش کرنا لائق وواجب ہے۔ اور چاہئے کہ ہم خدا کی برکتیں عبث نہ جانے دیں بلکہ اُنکی قدر کریں۔ اور اس نئے سال میں خدا کی مرضی کے بجالانے اور اُسکا جلال ظاہر کرنے میں بدل وجان کوشاں رہیں +

خدا کے فضل وکرم سے اب نور افشاں کی ۱۸ جلد ختم ہو گئی اور اسکی عمر ۱۸ سال کی پوری ہو چکی۔ اور انیسویں سال میں بخیریت قدم رکھا۔ خدا کی بیحد رحمت سے از ابتدائے ۱۸۷۳ء تا امروز یہہ اس نمائشگاہ عالم میں رونق فروز اور جلوہ گر ہو کر آفتاب صداقت کی نورانی شعاعوں اور کرنوں کو اس ملک کے اطراف وجوانب میں پھیلا کر سیاہ دلوں کی سیاہی اور تاریک فہم والوں کی جہالت اور ضلالت کو اپنی روشنی سے منور کر رہا ہے۔ اور

حتی الامکان اپنے فرائض کو ادا کرنا اور راستہ آسمانی سے گمگشتگان کو راہ ہدایت دکھلانا اسکا ہر ہفتہ مہینا اور سال بھر کا کام رہا ہے۔ اور اپنی دینی خدمت جو اُسکے مالک سے اُسکو سپرد ہوئی ہے بڑی جانفشانی و کوشش سے بجالا رہا ہے۔ گذرے سالوں میں اسکو روحانی جنگ و جدل کا اکثر موقع رہا ہے۔ لیکن یہہ ہمیشہ ہتھیار بند ہی نظر آیا ہے۔ اور مردانہ سپاہی کیطرح اپنے سپہ سالار اور رب الافواج کے مطیع ہوکر اس دنیا کی تاریک روحوں کے ساتھہ مردانہ لڑتا رہا ہے۔ اور انکو شکست ہی دیتا رہا۔ اس اثنا میں اسکے بہت سے دشمن بھی برپا ہوئے۔ لیکن چپ چاپ کئے گئے۔ چنانچہ منشور محمدی جو محمدیوں نے خصوصًا نورافشاں ہی کے برخلاف اسکی مخالفت کرنے کے لئے شایع کیا تھا بہت کالی تک زہر اُگل کر آخرکار عدم کو سدھارا۔ اُور بھی بہت سے مخالف گاہ بگاہ اُٹھتے اور مٹتے رہے۔ مگر اسکی کمر ہمت تاہنوز ویسی ہی بندھی ہوئی ہے۔ اور نمک حلال نوکر کیطرح اپنے مالک کیخدمت بجالا رہا ہے۔ اور اپنے خداوند کی انجیل کی بشارت دینے میں [illegible] عمدہ طور سے پورا کر رہا ہے۔ اور جسطرح کہ نوزاد بچہ [illegible] لیکر قد و قامت میں بڑھتا اور ہر ایک بات میں ترقی کرتا رہتا ہے۔ ایسا ہی حال نورافشاں کا بھی ہوا ہے۔ اول ہی اول یہہ صرف چار صفحہ کا اخبار تھا۔ اور پھر آٹھہ صفحہ تک بڑھایا گیا اور رفتہ رفتہ بارہ صفحہ کا ہوگیا۔ اور اب معہ ضمیمہ سولہ صفحہ کا ہو جاتا ہے۔ بارہ صفحہ سے زیادہ بڑھانیکا ارادہ بھی ظاہر کیا گیا ہے بشرط گنجایش بڑھایا جائیگا۔ جسقدر یہہ بڑھتا گیا اسیقدر مفید اور عمدہ مضامین بھی اسمیں درج ہوتے رہے ہیں۔ اور اسیقدر اپنے ناظرین اور مشتریان کی نظروں میں عزیز بنتا گیا ہے جنکی قدردانی سے اسکی اشاعت بھی بڑھتی گئی۔ بشارت دینا تو اسکا کام ہی ہے۔ لیکن معترضوں کے اعتراضات کے جواب دینے میں بھی اسنے کچھہ کم حصہ نہیں لیا ہے جس کسی مخالف نے سوال کیا تو فورًا اُسکو جواب دیا گیا۔ ان سب خدمات کے لئے مسیحیوں کو نورافشاں کا شکرگذار ہونا چاہئے۔ کیونکہ وہ ایک بڑا استاد ہوکر اس ملک کے ہر ایک حصہ میں بشارت دیتا رہا ہے۔ اور دل و جان سے خواہاں رہنا چاہئے۔ اور دُعا کرنا چاہئے کہ یہہ اپنی ترقی پذیر رفتار میں بلا روک ٹوک آگے بڑھتا چلا جائے اور اپنے مخالفوں کے روبرو جو آتش رشک و حسد میں جل بھن کر ناحق ہاتھہ دھوکر اُسکے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور اُسکی ترقی میں فتور ڈالنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے سچائی کو پیش کرنے اور حق کی داد دینے سے باز نہ آوے اور ۱۸۹۱ء میں اپنے مالک خداوند سے نئی تازگی اور روح پاک کی برکت پاکر اس تاریک مُلک میں نور کیطرح چمکے۔ اور گذشتہ سالوں سے بھی بڑھکر اس سال میں اپنا فرض ادا کرے۔ اس سال میں بھی نورافشاں کو بہت سا کام کرنے کے [illegible] موجود ہے۔ بہت سے دل جہالت اور گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں اُن تک اسکو رسائی پہنچانی ہے نئی تازگی اور رونق کے ساتھہ اسکو پاک انجیل کی بشارت دینی ہے۔ جبتک کہ اسکا مالک بادشاہت لیکر پھر نہ آوے۔ اور اسکی عمدہ خدمات کا عوض اسے نہ دے۔ اسی طرح اب بھی مخالفوں کا منہہ بند کرنا اسکا کام ہوگا۔ اُنکی سخت کلامی کو برداشت کرنا اور محبت اور نرمی سے قایل کرنا و حقیقت کو پیش کرنا اور اُنکی روحوں کے بچانیکی کوشش کرنا یہہ سب کام بدستور نورافشاں کے لئے موجود ہیں۔ جناب الہٰی میں دعا ہے کہ وہ اپنی پاک روح اسکے شامل حال کرے تاکہ بے کم و کاست یہہ سب کام اس سے پورے کئے جاویں۔ شکر کی بات ہے کہ بعض لایق نامہ نگاروں کی توجہ اور شوق اسکے لئے مضامین بھیجنے میں بدستور قایم ہے۔ لیکن اسکے ساتھہ افسوس بھی ہے کہ بعض لایق مسیحی جو اپنی علمی لیاقت اور رسا طبیعت سے خداوند کی خدمت بخوبی کر سکتے ہیں اور اپنی تھوڑی سی محنت سے بہتوں کو فایدہ پہنچا سکتے ہیں اسطرف چنداں توجہ نہیں فرماتے۔ اور ایک دو مضامین لکھنے کی تکلیف بھی گوارا نہیں کرتے۔ معلوم نہیں کہ اس سال لایق فایق پادری ٹھاکرداس صاحب کیوں زیادہ خاموش رہے اُنکی قلم سے اکثر عمدہ عمدہ مضامین گذشتہ سالوں میں نکل چکے ہیں۔ مگر اس سال سوائے دو ایک کے اور تو کوئی یاد نہیں آتے۔ اُمید ہے کہ اس سال میں تمام مسیحی عالم و فاضل صاحبان جنکو خداوند کی خدمت کا شوق اور روحوں کو خداوند کے پاس لانیکا اشتیاق ہے اپنے قلم کو اُٹھاکر اپنے منجی کی بشارت دینے میں دل و جان سے کوشش کرینگے۔ اور نورافشاں کی ترقی کے لئے ہمہ تن مصروف رہینگے ✤

۱۸۹۰ء اور نورافشاں

۱۔ ۱۸۹۰ء تو گذر چکا۔ اب اُسکا کیا ذکر۔ جو کچھہ اسنے کیا سو کیا۔ ہرچہ بادا باد۔ اسکو تو اب الوداع کہو۔ لیکن خیر وہ پیچھے نظر ڈالکر دیکھیں تو سہی کہ اس سال میں نورافشاں نے کیا کیا۔ اسمیں اُسنے اپنی دینی خدمات کو بخوبی پورا کیا۔ سوشل اور پولٹیکل معاملات اور دیگر واقعات کی خبریں بھی دیتا رہا۔ اور بلا کسی جھگڑے اور فساد کے اپنا کام راستی اور درستی سے کرتا رہا۔ عمدہ نصایح اور ہدایات سال بھر دیتا رہا۔ خواب غفلت کی غنودگی میں اونگھتے ہوؤں کو بیدار کرتا۔ گمراہوں کو راہ راست کیطرف پھرانے کی کوشش کرتا رہا۔ اور اپنے ناظرین کے مطالعہ کے لئے عمدہ عمدہ مضامین جو پبلک کے لئے مفید تھے سناتا رہا۔ انمیں سے بطور یادگار کے چند ایک کے عنوان کو ناظرین کے لئے لکھتا ہوں ✤

(۱) بائبل کا الہامی ہونا۔ عمدہ انگریزی رسالہ کا ترجمہ۔

(۲) پل تواریخ۔ ایضًا ایڈیٹر

(۳) انجیلی پہلی بشارت پادری پی سی اوپل صاحب فیروزپور

(۴) عدل و انصاف اعمال کے لئے بدور اسلام۔ پادری ٹامس ہاول صاحب پنڈدادنخان۔

(۵) شبلیم والوں کو نصیحت ایڈیٹر۔

(۶) ملک ہند میں سرکار عالی وقار کے ٹیکسکے فواید۔	قاضی خیر اللہ بٹالہ
(۷) اسلام پر الکاٹ صاحب کی رائے کا وزن	پادری جی ایل ٹھاکر داس صاحب۔
(۸) ہم مسیح مصلوب کی بشارت دیتے ہیں۔	اکبر مسیح صاحب مختار باندہ
(۹) رب یسوع ملک گدرینیوں میں۔	منشی حسام الدین صاحب بمبئی
(۱۰) سرمہ چشم آریہ۔	منشی فتح مسیح صاحب بٹالہ
(۱۱) روحانی آکسیجن۔	ناصر صاحب
(۱۲) محمدی بھائیوں سے اُنکے خدا کے مجسم ہونیکی بابت چند سوال۔	ب صالح صاحب
(۱۳) آثار زمانہ	بابو موہن لعل صاحب امرتسر
(۱۴) پادری ٹھاکر داس صاحب کے ریویو براہین احمدیہ پر ریمارک	واعظ صاحب

انمیں سے بعض مضامین بڑے طول طویل ہیں جو متواتر کئی مہینوں تک شایع ہوتے رہے۔ اور اگر یہہ رسالہ کی صورت میں لائے جاویں تو ایک عمدہ کتاب بن جائے ٭

۲۔ ۱۸۹۰ء میں متعلق نور افشاں کوئی بڑی تبدیلی ظہور میں نہیں آئی خدا کے فضل سے جناب پادری ای پی نیوٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ اور ایڈیٹر تاحال اس کام کو بڑی لیاقت اور کوشش سے انجام دے رہے ہیں۔ صرف پرنٹنگ وغیرہ کا اہتمام جو پریس سے تعلق رکھتا ہے۔ مسٹر ایم وایلی صاحب کے سپرد ہوگیا ہے۔ اور جناب منشی حسن علی صاحب سفیر اسسٹنٹ ایڈیٹر تمام کام کو بڑی خوش اسلوبی اور محنت سے پورا کرتے رہے اور تاہنوز کرتے ہیں۔ اُنکی قلم سے عمدہ عمدہ نوٹ اُنکے ایڈیٹوریل کالم میں اخبار کے ہر اشو میں دیکھکر نہایت خوشی حاصل ہوتی ہے۔ ایک تجربہ کار اور پورانے مسیحی ہونیکے سبب سے ہر ایک مضمون سے سنجیدگی ٹپکتی ہے ٭

۳۔ جتنے اخبارات کی بابت کمترین کو واقفیت ہے انمیں سے اکثروں کو وقت بوقت کسی نہ کسی سخت کلامی و توہین یا اور کسی سبب سے معافی مانگنے شرمندہ ہونے اور سزا پانے کی نوبت پہنچی ہے۔ لیکن نور افشاں اسم بامسمیٰ ہوکر ایسی باتوں سے مبترا رہا ہے اُسکو نہ کسی کی نیکی یا بدی سے غرض نہ کسی کے جھگڑے فساد سے تعلق۔ یہہ تو صرف نیکی و راستی کا منادی ہے اور لوگوں کی جانوں کی فکر میں ہر وقت مشغول رہتا ہے اور ایسے باتوں کیطرف اسکا مطلق خیال نہیں گذشتہ سال ہی میں دیکھئے اس مُلک کے چند اخبارات پر کتنی نالشیں دایر ہو چکی ہیں۔ اور بعض سزا بھی پا چکے ہیں انمیں سے کئی ایک کا ذکر کرتا ہوں ٭

(۱) اخبار دہلی پنچ لاہور پر لائبیل کا مقدمہ ہوا جسمیں ایڈیٹر صاحب کو ایک ہزار جرمانہ دینا پڑا ٭

(۲) دوست ہند بھیرہ پر لائبیل کا مقدمہ ہوا جسمیں دو سو روپیہ جرمانہ ہوا پر اپیل پر منسوخ ہوگیا ٭

(۳) جلوہ ایزدی میرٹھ پر گندے اشتہار طبع کرنے کے جرم میں بیس روپیہ جرمانہ ہوا ٭

(۴) رسالہ ویدک ودیا میگزین اجمیر پر مقدمہ لائبیل کا دایر ہوا راضی نامہ کرنا پڑا ٭

(۵) دہلی پنچ لاہور پر ایک اور لائبیل کا مقدمہ ہوا دس روپیہ جرمانہ اور دو ہفتہ کی قید کی سزا ہوئی ٭

(۶) جوبلی پیپر پر لائبیل کا مقدمہ ہوا نتیجہ نامعلوم۔

(۷) ٹربیون لاہور پر لائبیل کا مقدمہ ہوا جسمیں پروپرائٹر صاحب پر ڈھائی ہزار اور ایڈیٹر صاحب پر ایک ہزار روپیہ جرمانہ ہوا۔ اور بعدہٗ پروپرائیٹر صاحب نے اپیل کی پانسو روپیہ معاف ہوا ٭

(۸) طوطی ہند پر لائبیل کا مقدمہ ہوا جسمیں پروپرائیٹر صاحب ۶ ماہ قید اور پانسو روپیہ جرمانہ کے سزایاب ہوئے ٭

۴۔ مبشر انجیل جو بطور ضمیمہ اخبار نور افشاں تھا علیحدہ "مبشر" کے نام سے مقام بٹالہ سے شایع ہونا شروع ہوگیا۔ اور اُسکے تمام کارکن بدل گئے۔ اور واعظ صاحب اس سے سبکدوش ہوگئے ٭

غرضکہ ۱۸۹۰ء میں نور افشاں نے اپنی خدمت کا کام اچھی طرح انجام کو پہنچایا۔ اور اب نئے سال میں قدم رکھا ہے۔ خدائے قادر اس سال رواں میں اسکے ساتھ ہو اور اپنے اس خدمتگار سے اپنا جلال اور بزرگی ظاہر کراوے اور بہت سی جانوں کو خداوند مسیح کے پاس لانیکا سبب ہو ٭

۱۸۹۰ء کے مختصر واقعات

۱۸۹۰ء کے واقعات بھی رنج و مسرت سے خالی نہیں ہیں۔ سال بھر میں اگرچہ وقتاً فوقتاً انکا ذکر ہوتا رہا مگر اب اسوقت اُن واقعات میں سے چند ایک کا مختصراً بیان کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا ٭

جیتوں کو یہہ سال بھی گذر گیا۔ لیکن افسوس کہ بہتوں نے اس سال کا آخر نہ دیکھا۔ بیچ ہی میں کاٹے گئے۔ موت نے گاجر مولی کیطرح اُنہیں کاٹ ڈالا۔ خاک نے بھی اُنکو کھا کر اپنا سا بنا لیا۔ غریب و امیر دونوں کو موت لیجاتی ہے۔ اس سال میں پٹیالہ کی کونسل کے پریزیڈنٹ سردار دیوان سنگھ صاحب رحلت فرما گئے۔ اور سوات۔ باجوا خراسان وغیرہ کے عظیم القدر مُلا عثمان نے بھی انتقال کیا۔ جگت سنگھ صاحب ریاست جیند کے معتمد بھی چل دئیے پنڈت گورو دت صاحب مشہور آریہ عالم و فاضل ساکن لاہور بھی عالم جوانی میں ملک عدم کو سدھارے۔ اور صدہا بڑے بڑے آدمی اس دار فانی سے ملک عدم کو راہی ہوئے ہمارے مسیحی بھائی بھی کئی ایک جوانی کے عالم میں اپنا سفر اس دنیا میں ختم کر چکے۔ جنکا ذکر کمترین غم کے ساتھ کرتا ہے بورڈنگ بوائیز اسکول لودیانہ کے ٹیچر بابو داس صاحب اور مسٹر بھٹی صاحب ٹیچر مشن سکول لاہور۔ ان دونوں جوان صاحبان کی اچانک موت نے اکثروں کے دلوں کو غم و رنج کی سخت تیروں سے چھیدا۔ اور بہتوں کے دلوں

میں دھڑا کا پڑا۔ اور دنیا کی ناپائیداری کا خوب نقشہ کھینچ دکھلایا۔ اسطرح رنج وغم کی بہت سی یادگاریاں یہہ سال ہمارے لئے چھوڑ گیا۔ ہزارہا اس دُنیا میں آئے۔ اور ہزارہا اس دُنیا سے چلے گئے۔ اور سیکڑوں کو یہہ ہنسا اور ہزاروں کو رولا گیا +

١۔ اوّل واقعہ اس سال کا تمام ملک میں بیماری کا پھیلنا ہے۔ وبائے انفلوانیزا خوب پھیلی۔ علاقہ گجرات میں وبائی بخار سے سیکڑوں ہزاروں تباہ ہو گئے۔ نور افشاں میں اس سال بعنوان "وبائے ١٨٩٠ء اور ہم" اور "گجرات پنجاب میں وبائی بخار" مضامین بھی درج ہو چکے ہیں۔ اور لوکل خبروں میں کسی جگہہ لکھا گیا ہے کہ ١٨٩٠ء کا اپریل بیماری کی وجہہ سے ایک یادگار رہیگا۔ تمام ملک میں امراض ذات الجنب وذات الصدر اور چیچک کثرت سے پھیلے اور بہت سی جانیں ہلاک ہوئیں +

٢۔ حادثات مقام کماٹوں واقع جنوبی جاپان میں زلزلہ آیا اور یہہ کیفیت دکھلائی کہ ٤٢٣ مکانات مسمار اور ٢٢٩ شکستہ ہو گئے ١٩۔ آدمی مرے ٥٣ مجروح ہوئے۔ ٨٥٣ جگہہ زمین شق ہوئی ٣٧١ جگہہ سے سڑکیں ٹوٹیں۔ ٧١ جگہہ جنگل کو نقصان پہنچا۔ ٥٤ دریاؤں کے پُل ٹوٹے۔ ١٢٠۔ کنوؤں کا پانی خراب اور گدلا ہو گیا۔ ملک امریکہ میں ہزارہا گھر بادوباراں سے برباد ہو گئے۔ اور بیشمار جانیں تلف ہو گئیں۔ ایسٹ انڈین ریلوے مقام نوادی پر بجلی گرنے سے ١٤ آدمی مر گئے اور ١١ زخمی ہوئے +

٣۔ قومی جھگڑے اور فساد۔ کئی سال سے متواتر کہیں نہ کہیں فساد کی آگ بھڑک ہی جاتی ہے۔ چنانچہ یہہ سال بھی اُس سے خالی نہ گیا۔ کئی جگہہ میں ہندو اور مسلمانوں کا نفاق ظاہر ہوا اور مقدمات تک نوبت پہنچی۔ مسلمانوں کے سُنی اور شیعہ مختلف فرقوں میں بھی فساد ہوا۔ حضور وائسرائے نے دربار آگرہ میں قومی فساد کے بارے میں اپنی سپیچ میں بہت کچھ افسوس ظاہر کیا۔ اُنکے چند ایک فقرے ذیل میں لکھتا ہوں "اِن ممالک کی ترقی کو روکنے والا کوئی امر ایسا نہیں ہے جیسے کہ اس قسم کا دائمی رنج و ملال بھی ہے اور میں اس امر کے متعلق اب چند اسباب کا ظاہر کرنا مناسب جانتا ہوں کہ علیجناب حضرت ملکہ معظمہ دام اقبالہا نے جنکو ملک ہند کے کل امور کیطرف کمال توجہہ ہے جیسا کہ آپکو معلوم ہے اور جو اس مُلک کی حالت کی ترقی پر از بس توجہہ اور التفات فرماتی ہیں ایک مرتبہ سے زیادہ مجھ سے یہہ ظاہر فرمایا ہے کہ حضور محتشمہ کو ایسے نازیبا امور کی نسبت اور ایسے رنج و ملال باہمی سے جو باعث خلل عام ہوتا ہے کمال نفرت ہوتی ہے" لیکن یہہ نفاق مٹتا نظر نہیں آتا جیسا کہ پروفیسر ویمبری مشہور سیاح عالم نے اپنی رائے اسکے بارے میں کلکتہ کے ایک اخبار میں شایع کروائی ہے جسمیں صاحب ممدوح نے فرمایا ہے کہ "ہندو مسلمانوں کا اتفاق ہونا مشکل ہے" اور پھر فرماتے ہیں کہ "یہہ امر زیادہ تر آسان ہے کہ تمام یورپ اتفاق کر کے ایک گروہ بن جاوے۔ اور ہر طرح سے ہم خیال ہو جاوے مگر ہندوستان کے مختلف مذاہب اور مختلف اقوام کا متحد و متفق ہونا بہت مشکل ہے +

٤۔ پولیٹکل معاملات۔ (١) شہزادہ وکٹر کا ١٨٨٩ء کے آخر میں تشریف لائے تھے ہندوستان کا ملاحظہ کرنا۔ (٢) پرنس بسمارک اور شہنشاہ جرمنی کی نااتفاقی اور پرنس ممدوح کا مستعفی ہونا۔ (٣) مہاراجہ دلیپ سنگھ صاحب کا پچھتانا۔ اور برٹش گورنمنٹ سے معافی کا طلبگار ہونا۔ اور انکو معافی ملنا۔ اور پچاس ہزار روپیہ وظیفہ مقرر ہونا (٥) امیر کابل کی نسبت بڑی گرم افواہ اُڑی کہ وہ گورنمنٹ انگلشیہ کا خیرخواہ نہیں رہا۔ اُسنے باوجود وائسرائے کی فہمایش کے ایک مسلمان پوسٹ ماسٹر کی آنکھیں نکلوا ڈالیں۔ اور ایک معزز ہندو کی داڑھی کے بال نچوائے +

٥۔ مذہبی عجیب واقعات۔ (١) اس سال میں پوپ آف روم کی اطاعت سے آزاد ہونیکے لئے آئرلینڈ میں بارہ لاکھ روپیہ چندہ جمع ہونیکی خبر شایع ہوئی۔ (٢) ایک محمدی عالم کو قرآن کی نئی ترتیب کی اُمنگ سوجھی (٣) آریہ سماج لاہور کے چار لیڈنگ ممبروں کو عدالت فوجداری سے سزائے جرمانہ دی گئی (٤) حیدرآباد کی انجمن حمایت اسلام کیطرف سے مولوی حسن علی صاحب لیورپول کو بھیجے جانیکے لئے تیار ہوئے +

٦۔ آتشزدگی۔ یکم جنوری بروسل کے شاہی محل میں آگ لگ گئی شہزادی کلیمنس بہ مشکل بچ گئیں لیکن ایک مہتمہ جلکر مر گئی۔ تمام صنعتی ذخیرہ جلکر راکھ ہو گیا +

بمقام وسٹم انڈسٹریل اسکول میں آگ لگ جانے سے ٤٢ جانیں ہلاک ہوئیں۔ گوالیار میں جو مہاراجہ کے جشن شاہی کے لئے آتشبازی تیار تھی اُسمیں آگ لگ گئی جسکے صدمہ سے ٩۔ مرد اور عورتیں جل گئیں۔ بالٹی مور ٥ لاکھ بشل گندم سمیت ایک جہاز جل گیا۔ اور اُسکے ساتھ ٢ ملاح بھی جلکر خاک ہو گئے۔ بوسٹن نیو یارک میں ایک مکان میں آگ لگی جسمیں ١٦۔ آدمی جل گئے۔ ایڈنبرا میں کارخانہ بارود میں آگ لگی ٧۔ آدمی جلکر بھسم ہو گئے۔ منڈوی ضلع سورت میں ٥٠٠ مکان جل گئے ٤٠٠۔ آدمی بے گھر ہو گئے سوائی ضلع دہلی میں آگ لگی ٨ گھر جل گئے ٧۔ آدمی ہلاک ہوئے۔ شملہ میں آتشزدگی سے ١٥ سے ٢٠ لاکھ روپیہ تک نقصان ہوا۔ نیو یارک میں ایک کتب فروش کے ہاں آگ لگی ٢٠۔ آدمی جل گئے۔ علاقہ یورال (روس) میں آتشزدگی سے ١٨ ہزار آدمی بے خانماں ہو گئے۔ ایک ہزار گھر اور کئی گرجے تباہ ہو گئے۔ ٤٠۔ آدمی جلکر مر گئے +

٧۔ نئے حوصلے۔ بروسل میں بردہ فروشی کے برخلاف ایک کانگریس کا قایم ہونا ایک بڑے حوصلہ کا کام ہے۔ اس کانگرس کا کام یہہ ہوا کہ ملک افریکہ سے اُسکے ہر ایک علاقہ سے یہہ شرمناک رسم مسدود کیجائے +

ایک گمنام صاحب نے ولایت میں مشن کے کام کے واسطے ١٠ لاکھ روپیہ عنایت فرمایا +

۸- سال بھر کے بہروپئے- (۱) مسمی عبداللہ (۲) ایک مسلمان جو بار بار چولہ بدلتا پھرتا ہی- کبھی عیسائی ہوتا ہی اور کبھی محمدی کلمہ پڑھتا ہی- (۳) مسمی پولوس- (۴) جہاب (۵) نام معلوم نہیں پر یہہ شخص ایک عورت کو کہیں سے نکال کر لایا اور چاہا کہ اسکو عیسائیوں کیطرف ہوکر اپنے پاس رکھے لیکن قلعی کھُلنے پر نکال دیا گیا- اِس سال میں محمدی کلمے کا نرخ بھی بخوبی نکلا- ایک روپیہ سے لیکر سو روپیہ تک رہا- اور ریاستوں میں کچھ زیادہ بھی ہوا ؛

افسوس کہ بعض نالائق پیٹ کے مریدوں نے کیسے نکمّے اور کمینے کام اختیار کئے ہیں اور دین اور دُنیا دونوں کو کھوتے ہیں ؛

۹- سنہ ۹۰ء کے بپتسمے- خوشی کی بات بھی ہی کہ وقتاً فوقتاً جو بپتسمے نورافشاں میں درج ہوتے رہے اُنکا شمار ۲۲۸۰ ہوا ہی- یہہ کل شمار تو نہیں ہی- لیکن صرف وہ ہی ہی جو کہ نورافشاں میں ظاہر ہو چکا- اسکے علاوہ اور بہت سے بپتسمے دیئے گئے جنکی تعداد اِنمیں شامل نہیں ہی +

۱۰- ہز ہائینس پرنس البرٹ وکٹر جو سنہ ۸۹ء کے آخر میں تشریف فرما ہوئے تھے اِس سال میں اُنھوں نے بہت جگہہ کا ملاحظہ فرمایا- اور اکثر جگہہ اُنکی تشریف آوری کے وقت بڑے بڑے جلسے ہوئے اور خوشی منائی گئی- اور آخرکار پرنس ممدوح اپنی تمام سیر ختم کرکے انگلینڈ کو مراجعت فرما ہوئے ؛

اَی ناظرین کمترین نے یہہ چند مشہور واقعات

اِس دارِ فانی اور دُنیائے ناپائیدار کے گذرے سال کے چنکے بطور یاد دلانے کے جمع کرکے ہم لکھے ہیں- یہہ سب تو آپنے وقتاً فوقتاً پڑھے ہونگے اور اسکے سوا دُنیا میں اور ہزارہا واقعات نہایت عجیب و غریب گذرے ہونگے- اِنسے ہمکو بڑی بھاری نصیحت ملتی ہی- جو یہہ ہی کہ یہہ دُنیا کیسی بدلتی ہی- تھوڑی دیر میں کچھ ہو رہا تھا اور اَب کچھ اَور ہو رہا ہی- گھڑی میں خوشی- گھڑی میں رنج آجاتا ہی کسی چیز کو استقلال نہیں ہی- ساری چیزیں بدلتی نظر آتی ہیں- اے ہم [illegible] یہ دُنیا اور اسکی چیزوں کو غور سے دیکھو تو بے ساختہ دِل بیقرار ہو جاتا ہی- نہایت پریشانی اور اُداسی طبیعت پر چھا جاتی ہی- ایک سال ہی میں کیا کچھ ردّوبدل ہو جاتی ہی تو اِس سے زمانوں کا اندازہ کرو- کہ دُنیا میں کیا کچھ انقلاب گذر چکے ہیں- لیکن اَی پیارے ناظرین ایک اور بڑا بھاری انقلاب ہونیوالا ہی- جسمیں عناصر جلکر گداز ہو جائینگے- اور آسمان پگھل جائینگے- اور آسمان کی تمام قوتیں ہل جائینگی- وہ خوفناک دن عدالت کا ہوگا کس کی عدالت کا؟ کیا جانوروں کی یا پرندوں کی؟ نہیں بلکہ آپکی اور میری- اور تمام دُنیا کی عدالت کا نہایت خوفناک اور ہیبتناک دن ہوگا- اُسمیں تمام روئے زمین کے لوگ ہر زمانہ کے حاضر کئے جائینگے- حقیقتاً ایسی بات کے خیال ہی سے خوف آتا ہی- تو کتنا زیادہ خوف اُسوقت ہوگا جبکہ یہہ سب کچھ روبرو واقع ہوگا- وہ خوشی و غم کا مقام ہوگا- کیا آپنے اُس خوفناک دن کا خیال کیا ہی- نورافشاں نے بار بار آپکو اُسکا ذکر سُنایا- اور اُس دِن کے مالک کا بھی بیان کیا ہی اور آپکو بشارت بھی دی ہی کہ اُس دن کا مالک اَب اُس بڑی عدالت سے پیشتر آپکو معافی اور اَور برکتیں صرف ایمان لانے پر دینے کو تیار ہی- اُسکی کتاب میں لکھا ہی کہ "ایماندار کے لئے سب کچھ ہو سکتا ہی" کیا آپ نے اِس بات کو گوش ہوش سے سُنا ہی اور اُسپر عمل کیا ہی اور مومن بنے ہو؟ اگر ایسا کیا ہی تو مبارک ہو- اور آپ کو اُس خوفناک دنمیں کچھ خوف و خطر نہ ہوگا- لیکن اگر آپ کا میل مالک روزِ حشر سے نہیں ہوا- اور آپ نے اِس بشارت کو قبول نہیں کیا- تو یقین جانو کہ آپ اُسوقت نہایت پریشان ہونگے- اور سوا پچھتانے کے اور کچھ بن نہ پڑیگا- نورافشاں نے تو اپنا کام خاطر خواہ کیا کیونکہ اُس نے تو اُس حاکم روزِ جزا اور مالک روزِ حشر یعنی خداوند یسوع مسیح زندگی کے مالک ہی سے نشو نما پایا ہی- اور اُسکا وکیل ہوکر گنہگاروں کو اُسکی خوشخبری پہنچا رہا ہی- مگر قبول کرنا اور ماننا آپکا ہی کام ہی ؛

اَی پیارے ناظرین جو ابھی تک خداوند یسوع مسیح کی خوبیوں سے مستفید نہیں ہوئے ہو اِس ناپائیدار دُنیا میں اُس پائیدار اور عالم بقا کی فکر کرکے نجات کے مالک پر ایمان کا لنگر ڈالدو اور اُس گناہ کے دریا سے عبور کرکے ابدی خوشی میں داخل ہو- خبردار! اگر ٹوٹی ناؤ میں سوار ہوکر بے فکری کی نیند میں سو جاؤگے تو یقین جانو کہ مجدھار میں غرق ہوگے- اِس نئے سال میں اپنی بیڑے کو جسپر سوار ہو آزماؤ اور اگر وہ مضبوط ہو تو خیر نہیں تو اُسکو چھوڑدو اور مستحکم اور مضبوط کشتی کی تلاش کرو- اُسی کی خبر نورافشاں دیتا ہی اور دیویگا بھی- وہ خداوند یسوع مسیح ہی- اُسپر ایمان لاکر انسان کو دلی آرام اور ابدی راحت ملتی ہی- اَب خدا جو کسی گنہگار کی موت نہیں چاہتا بلکہ چاہتا ہی کہ گنہگار اُسکی طرف پھریں اور نجات پاویں سب کے دلوں کو اپنی پاک روح سے منوّر کرے اور آفتاب صداقت کی کرنوں سے روشن کرکے اندھیرے سے نکالے- اور دوزخ کی خوفناک سزا سے آزاد کرکے بہشت کی خوشیوں کا مالک بناوے یہہ صرف خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے ہو سکتا ہی- اور بس ؛

راقم

بندہ جیمل سنگھ از لکھنؤ

انتخاب اخبار

محمڈن ایجوکیشنل کانگریس الہ آباد

سول و ملٹری گزٹ رقمطراز ہی کہ اِس کانگریس کا اجلاس ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۹۰ء کو ختم ہوا- نواب محسن الملک صاحب بہادر

پولیٹکل و فنانشل سکرٹری حیدرآباد دکن نے اپنا لکچر سلام کے متعلق ختم کیا۔ صاحب موصوف نے اپنے لکچر کے آخری حصہ میں فرمایا کہ آنریبل سر سید احمد خان نے ہمیں یہہ کبھی تحریک نہیں کی کہ ہم عیسائیوں کے ساتھ اس خیال سے میل جول رکھیں کہ وہ ہمارے عالم ہیں بلکہ انسے اسطرح ملیں جیسے کوئی صاف باطن مسلمان ایک صاف باطن مسلمان سے ملتا ہو۔ کیونکہ عیسائیوں کا اعتقاد خدا کی الہامی بات پر ہو ہمیں انگریزی سکولوں میں انگریزی پڑھنے کے لئے اس غرض سے نہیں جانا چاہئے جس سے کہ ہم روزگار کما دیں بلکہ انسے دیگر فواید حاصل کریں۔

ہمیں کابل میں مسلمانوں کے ساتھ اس غرض سے لڑنے کے لئے نہیں جانا چاہئے کہ وہ عیسائیوں کی رعایا ہو جاویں بلکہ اس غرض کے لئے کہ برٹش گورنمنٹ ایک ایسی امن پسند اور آرام بخش گورنمنٹ ہو کہ جسکے ظل حمایت میں ہمیں امن و آرام حاصل ہو۔ (خدا کرے یہہ گورنمنٹ ہمیشہ قایم رہے)

سر سید احمد خان کی صرف یہہ پالسی ہو کہ وہ ہمیں توہمات سے بری رہنے کیطرف متوجہ پائیں اور اُس سیدھے راستہ پر دیکھیں جو اطاعت اور مہربان گورنمنٹ بہبودی اور مذہب اسلام کو طاقت دیتا ہو۔ یہہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ کانگریس کا یہہ ارادہ ہو کہ اُن امورات پر بحث کرے جنپر نیشنل کانگریس کرتی ہو۔ اسکے اغراض بالکل علیحدہ ہیں۔ اس کانگریس کا مدعا اہل اسلام کی بہبودی کے سوا اور کچھہ نہیں۔

صاحب لکچرار نے اہل اسلام سے کانگریس کے اغراض پورا کرنے کے لئے روپیہ کی درخواست کی۔ اور اپنی تقریر کو حضور قیصرہ ہند کی ازدیاد زندگی۔ برٹش گورنمنٹ کی بہبودی اور مسلمانوں کے لئے دعا مانگنے کے بعد ختم کیا۔

مسٹر مولوی حسن صاحب نے ایک مختصر تقریر میں نواب صاحب موصوف کے لکچر کا شکریہ ادا کیا اور معاونین کانگریس کے شکریہ کے لئے ووٹ پاس کئے۔

آنریبل سر سید احمد خان صاحب بہادر نے فنانشل معاملات کا ایک نقشہ تیار کیا جسمیں صاحب موصوف نے تقریباً آٹھہ سو ممبروں کی تعداد کا اظہار کیا۔

صاحب پریزیڈنٹ نے کانگریس کے پانچویں سالانہ جلسہ کی کامیابی پر ممبروں کو مبارکباد دی اور پریزیڈنٹ صاحب کے حق میں تین چیرز کے ساتھہ جلسہ برخاست ہوا۔

خوشی کی بات ہو کہ محمڈن ایجوکیشنل کانگریس کے ممبروں کی تعداد دن بدن ترقی پذیر ہو۔ کیا عمدہ بات ہو کہ نیشنل کانگریس اور محمڈن ایجوکیشنل کانگریس دونوں کے اصول ایک ہوکر ملک کے فایدہ کا باعث ہوں۔ دہلی پنچ

حیدرآباد میں ایک نواب صاحب نے حال ہی ایک گڑیا کے بیاہ پر ہزاروں روپیہ صرف کیا تھا۔ اسیطرح ایک صاحب نے ایک پیاری بلی کی شادی پر دل کھولکر دولت لٹائی تھی۔ ادھر پنجاب میں اس قسم کی نیاضی سالگرام اور تلسی کی شادیوں پر اہل ہنود دکھایا کرتے تھے لیکن پونا میں ایک شادی کی گئی ہو درمیان ایک گدھا اور گدھی کے نر گدھا چھہ ماہہ بچہ ہو۔ اور مادہ گدھی دو ماہہ ہو۔ اس شادی کے متعلق ایک بڑی بھاری دعوت بھی دیگئی ہو۔ مسٹر گوپال ونایک جوشی نے دعوت کا سامان اپنے ذمہ لیا۔ اور اپنے معزز دوستوں کو مدعو کیا۔ یہہ عجب شادی پونا کے ایک عالی خاندان کو شرم دلانے کے لئے رچائی گئی تھی اس خاندان میں حال ہی ایک شادی سات برس کی لڑکی اور بارہ برس کے نوخیز بچہ کے درمیان وقوع میں آئی۔ جس روز یہہ شرمناک رسم ادا کی گئی اُسی روز گدھے گدھی کی شادی کی دھوم دھام ہوئی اور خوب سپیچیں دی گئیں۔ خیال کرتے ہیں کہ یہہ موثر طریقہ سوشل اصلاحوں کے ملک میں رواج دینے کا ثابت ہوگا۔ اس شادی کی تمام شہر میں تعجب خیز دھوم تھی۔ مسٹر گوپال ونایک جوشی اور مسٹر گنیش واسدیو صاحبان کیجانب سے شہر میں بہت سے خطوط شرکت شادی تقسیم کئے گئے تھے۔ دو تین ہزار سے زیادہ تماشائیوں کا ہجوم تھا۔ ان شادی کے خطوں پر ہردو جنٹلمین موصوف کے دستخط ثبت تھے۔ اور خطوط کے سرے پر گدھے اور گدھی کی تصویر بنی تھی۔ منڈوہ دعوت کے ایک جانب ایک چھوٹی سی خوشنما سبز پر گدھا گدھی جنکی شادی ہونیوالی تھی کھڑے ہوئے تھے۔ دولہا اور دولہن کے منہہ پر پھولوں کا سہرا اور کمر پر خوشنما کپڑے کا لباس تھا۔ ہندوستانی باجہ والوں نے بہت خوش الحانی دکھائی جنٹلمین موصوفین گدھی اور گدھے کے پاس کھڑے ہوئے ایک اپنے آپکو دولہا دوسرا دولہن کا باپ ظاہر کرتا تھا۔ آخرالذکر جنٹلمین نے گدھی کیطرف اشارہ کرکے اول الذکر جنٹلمین سے کہا لیجئے یہہ میری دختر ہو اسکو میں آپکے صاحبزادہ (گدھے کو بتلاکر) کے ساتھہ منسوب کرتا ہوں۔ جلوس شادی شہر میں بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ پان سپاری خوب تقسیم ہوئی۔ عام

سیالکوٹ کے اسلامی اخبار نے ولیعہد روس کے ہندوستان آنے کی نسبت ایک مضمون میں یہہ ظاہر کیا ہو کہ روس اہل اسلام کا کیسا سخت جانی دشمن ہو۔ اسنے وسط ایشیا کی تمام اسلامی ریاستیں یکے بعد دیگرے ملیامیٹ کردیا بعض لوگ کہتے ہیں کہ روس نے جو کچھہ کیا ہندوستان کے لینے کے واسطے ضرور تا کیا۔ اخبار مذکور لکھتا ہو کہ ہم اس کو نہیں مانتے۔ روم کا بگاڑنا ہندوستان کے متعلق نہ تھا بلکہ وہ اس امر کی پوری شہادت ہو کہ اصول ملکداری کے لحاظ سے روس نے مسلمانوں کو خراب کیا۔ مگر جہاں مسلمانوں کو انگریزوں سے واسطہ پڑتا رہا اُنکی حالت نسبتاً اچھی رہی حتی کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو کوئی شکایت کی وجہہ نہیں لیکن روس نے اپنی تمام کوششیں اس امر پر صرف کیں کہ اُنکی اخلاقی حالت کمزور کردے اور انہیں اسقدر ذلیل کیا کہ وہ قومیت بھول گئے۔ ابھی بہت عرصہ نہیں گذرا کہ وسط ایشیا کے مسلمانوں کی حالت دوسرے ممالک سے بدرجہا بڑھکر تھی مسلمان اپنے عہد میں بھی ہندوستان میں اچھے تھے اور اب انگریزوں کے عہد میں بھی چنداں برے نہیں ہیں

لیکن وسط ایشیا اور اُن ممالک کا حال جو اسوقت روس کی حراست میں ہیں موجودہ سے بہت اچھا تھا۔ لوگوں کے ننگ و ناموس میں ہاتھ ڈالا گیا۔ انکی جان مال کی حفاظت ضروری نہ سمجھی گئی چہ جائیکہ انکو زمانہ حال کی تہذیب سے بہرہ ور کیا جاتا * منہ

مہذب لکھنؤ رقمطراز ہے کہ لکھنؤ کے ڈیلیگیٹوں کی نسبت جو نیشنل کانگریس میں گئے ہیں اردو گائیڈ لکھتا ہے۔ یہہ لوگ لکھنؤ سے اُجرت دیکر بھیجے گئے ہیں ہمکو بھی اسبات کے یقین کرنیکا موقع حاصل ہے کہ لوگ ۱۸ ڈسمبر ۱۸۸۸ء کو انجمن محمدی سے ڈیلیگیٹ منتخب ہوئے اور جلسہ کے سامنے پیش کئے گئے اُسمیں اکثروں کا نام نہ تھا۔ جو فہرست ہندوستانی نے انجمن محمدی کے منتخب شدہ ڈیلیگیٹوں کی شایع کی اُس فہرست میں منشی امیر احمد بلگرامی اور منشی عبد البصیر حضور جنکا نام جلسہ میں لیا گیا تھا مندرج نہ تھے شاید انہوں نے زیادہ طلب کیا *

اخبار عام بحوالہ نسیم لکھتا ہے کہ راجہ صاحب نگرائی کو حکم ہو گیا کہ تین سال ہوشنگ آباد میں مقیم رہیں۔ انکی ریاست پر انگریزی انتظام ہو گیا۔ خزانہ میں ایک لاکھ آٹھ ہزار کچھ اوپر روپیہ برآمد ہوا جو معًا خزانچی کے سپرد ہو گیا ایک ہاتھی انکا بکنے والا ہے زراعتی بیل بھینس وغیرہ فروخت ہونگے۔ انتظام انگریزی طور پر کر دیا گیا *

ٹونک کی خبر ہے کہ سردی خوب پڑی بارش عمدہ ہوئی۔ ژالہ باری بھی ہوئی جس سے فصل کا خفیف نقصان ہوا۔ ایک شخص درخت کی جڑ کاٹ رہا تھا کہ اس اثنا میں اولے پڑنے شروع ہوئے۔ جبکہ اُسکو پناہ کی جگہہ کہیں نہ ملی تو وہ چاہ کیطرف جہاں کہ ایک جھونپڑی پڑی ہوئی تھی اپنی جان بچانیکے لئے بھاگا۔ بہت سے چھوٹے چھوٹے اولے اُسکے جسم پر گرے مگر جبکہ وہ اس جھونپڑی کے قریب پہنچا اور چاہتا تھا کہ اندر گھس جائے اُسیوقت اسکے مغز پر ایک ایسا اولہ گرا کہ وہ فوراً تڑپ کر مر گیا *

ایک تجربہ کار انگریزی افسر نے ایک کتاب جرایم پیشہ لوگوں کی نسبت شایع کی ہے اسمیں نقشوں کے حوالہ سے ثابت کیا ہے کہ جن لوگوں کے داڑھی نہیں ہوتی انمیں جرایم کا مادہ زیادہ ہے۔ اور بھری داڑھی والوں سے کمتر جرم سرزد ہوتے ہیں۔ ایسی ہی ایک نسبت چھاتی کے بالوں کی نسبت مشہور ہے کہ جنکی چھاتی پر بال بکثرت ہوں اُنکا دل صاف ہوتا ہے اور جنکے یہاں بال بالکل نہ ہوں وہ کھوٹا ہوتا ہے *

دوربین کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ خاص قصبہ کھیوہ ضلع گجرات میں ایک دھوبی کی والدہ جمعرات و جمعہ کے علاوہ ایک دن مر گئی۔ دھوبی نے اسکی قبر پر چار مولوی ختم قرآن کے لئے بٹھلائے اور تاکید کر دی کہ شب و روز تلاوت قرآن متواتر کرتے رہیں۔ دو ایک روز کے بعد کسی نے دھوبی کو خبر دی کہ مولوی صاحبان سر شام سے لمبی تانکر سوتے ہیں کہ پھر صبح ہی آنکھ کھلتی ہے۔ دھوبی نے نصف شب سے پہلے قبرستان میں جاکے دیکھا تو واقعی زندہ مولویوں کی حالت مردہ سے بدتر پائی یہاں دھوبی کو اور تو کچھ نہ سوجھی مگر جھٹ مولویوں میں سے دو کی جوتیاں اور ایک کا لحاف اٹھا کر گھر لے آیا۔ صبح کو مولوی صاحبان بہیاں دیکھ کر چپ ہو رہے۔ جمعرات کو دھوبی معہ چند رشتہ داروں کے پھر قبرستان پہنچا اور تاکید کی کہ تلاوت جلد ختم کرو تاکہ پھر ختم دلاؤں۔ مولویوں نے کہا صرف دو ایک صفحہ باقی ہیں۔ تم جبتک ہماری اُجرت کی فکر کرو۔ جب تلاوت ختم ہو گئی دھوبی نے گھر میں جاکے مولویوں کی جوتیاں اور لحاف لاکر سامنے رکھدیا اور ہاتھ جوڑ کر کہا کہ میں غریب مفلس ہوں۔ آپکی خاطر تو زیادہ کرتا مگر اسوقت آپ اسی پر قناعت کریں۔ مولویوں پر گویا انفعال کے سیکڑوں گھڑے پڑ گئے اور چپکے سے جوتیاں اور لحاف لیکر چلدیئے۔ یہاں گانوں میں یہہ تجویز ہوئی کہ آیندہ ان مولویوں کو کوئی تلاوت کے لئے نہ بلائے۔ اور نہ انکو کوئی ایسا کام سپرد کیا جائے *

صاحب راجپوتانہ گزٹ لکھتے ہیں کہ اجمیر میں درگاہ خواجہ صاحب میں جو نیا محفل خانہ دربار حیدرآباد کیطرف سے بن رہا ہے ۲۵ ڈسمبر کو اُسمیں ایک سخت حادثہ واقع ہوا۔ چھت پر پانچ پانچ گز کی سنگین ہیاں جو جڑ سائی گئی ہیں انمیں سے ایک ہی اسوقت گری جبکہ نماز جمعہ پڑھکر لوگ کام کرنے کے لئے اُس مکان میں داخل ہو چکے تھے۔ اُسکے گرنے سے چھ آدمی سخت مضروب ہوئے۔ جنمیں سے ایک انگریز جو جیاپہ محفل خانہ دیکھنے کو اچانک آ گیا تھا اور ایک مزدور تو اُسیوقت مر گئے باقی چار آدمی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ آجتک یہہ محفل خانہ تین آدمیوں کو بھینٹ لے چکا ہے آیندہ دیکھئے کیا رنگ دکھلائے اور کس کس کو لے۔ اصل تو یہہ ہے کہ اسکے تعمیر کرنے میں ابتدا ہی سے بہت بڑی بدنظمی چلی آتی ہے جسکا ذمہ دار نواب سر آسمان جاہ وزیر اعظم حیدرآباد کے سوا اور کسکو بتائیں۔ شہزادہ روس کی آمد کی خبر یہاں ۵ جنوری کو تھی۔ بارہ دری لب اناساگر میں گورنمنٹ کیطرف سے انکو دعوت دی گئی اور اناساگر میں ایک کشتی کے اندر بیٹھکر جو سجائی گئی تھی مچھلی کا شکار کھیلا اور اُسی روز روانہ جیپور ہو گئے۔ راجپوتانہ کی حدود کے اندر کرنیل ٹروِر صاحب بہادر ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ و چیف کمشنر اجمیر و میرواڑہ شہزادہ کے ہمراہ رہینگے *

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن۔ پوسٹ آفس سیونگ بنک ماؤنٹ پلیزنٹ گرینڈ کے دوسو ملازم اپنے معمولی وقت سے دو گھنٹے زیادہ کام نہ کرنے کے باعث سرسری طور پر معطل کئے گئے *

سینٹ پٹرسبرگ میں ڈاکٹر کاچ کے علاج سل کا تجربہ دو مریضوں پر کیا گیا۔ دونو مر گئے۔ ایسے ہی واقعات فرانس میں بھی ہوئے تاہم تجربہ روز سے جاری ہے *

حضور قیصرہ ہند کی علالت مزاج کی خبریں بے بنیاد ہیں۔ وہ اب بھی اسقدر کام کرتی ہیں کہ اگر ہندوستان کے بعض عیش پسند امرا دیکھیں تو متحیر رہجائیں *

لنڈن امپیریل انسٹی ٹیوٹ کی کمیٹی انتظامیہ میں سر رچرڈ ٹمپل اور سر جان اسٹریچی ہندوستان کے وکیل بنے ہیں۔ مہاراجہ جیپور نے ۲ لاکھ سے زاید جو امپیریل انسٹی ٹیوٹ میں دیا ہے اُسکو پرنس آف ویلز نے منظور فرمایا ہے +

شاہ پرتگال اور برٹن کلاں کے مابین فیصلہ ہو جائیگا جس سے امن حال کو تقویت ہوگی +

جرمنی میں ۵۵ لاکھ صنعت و دستکاری کا پیشہ کرنیوالی عورتیں ہیں۔ انگلستان میں ۴ لاکھ فرانس میں ۳۷ لاکھ ۵۰ ہزار۔ اٹلی میں ۳۵ لاکھ اور اسٹریا میں بھی قریب ۳۵ لاکھ +

امیر کابل دربعو لانباری آلات و سامان جنگ میں روز و شب ہمہ تن مصروف ہیں سامان جنگ خریدنے کے لئے اپنا ایک ایجنٹ کلکتہ میں بھیجا ہے +

امیر کابل ملاقات والسرائے کے لئے پشاور آنا چاہتے ہیں۔ انسے گفتگو کرکے خاطر خواہ سمجھوتہ ہوگا۔ جانبین کی غلط فہمیاں اور شبہات رفع کئے جاینگے +

بمبئی ۵ جنوری۔ حضور گورنر نے سنیچر کے روز رقام دگو دھرا ریلوے کا پہلا نشان لگایا۔ اور مراجعت فرماے بمبئی ہوئے +

بمبئی کے جذام خانہ میں اسقدر ہجوم ہوگیا ہے کہ فی الحال وہاں اور جذامیوں کو داخل کرنیکی امید نہیں رہی +

بمبئی میں بہت سامان مشتبہ طلائی و مرصع سراغی پولیس نے گرفتار کیا ہے کہتے ہیں وہ ریاست رامپور کا ہے تین شخص جنکے پاس سے مال برآمد ہوا انکی سات سات ہزار کی ضمانت ہوئی ہے +

پرگنہ بڑنگر ضلع اجمیر میں ۱۳ دسمبر شب کو لداف کی مسجد میں مولود خوانی کیوقت خواجہ نجار محمد صاحب کا نام سنکر فرط عشق سے ایک نعرہ مار کر مرگیا۔ چہ خوش +

بنارس کے ڈاکٹر سنٹ جے لازرس صاحب کو حضور لارڈ لینسڈون نے ایک تمغہ عنایت فرمایا ہے جسپر حضور ممدوح اور لیڈی صاحبہ کی تصویر کھدی ہے۔ یہہ تمغہ گولڈ اسکول کی خوشنودی میں عطا ہوا ہے +

مہاراجہ بنارس کے دیوان پر حملہ کرنیکی بابت جو مقدمہ پیش عدالت ہوکر دورہ سپرد ہوا تھا صاحب سشن جج نے اُسکو خارج کر دیا مجرموں پر کسی قسم کا ثبوت جرم نہ ہوا۔ چھیدی بدمعاش ایک دوسرے جرم میں ۷ برس کے لئے کالے پانی بھیجا گیا +

حیدرآباد کے ایک فوٹوگرافر نے ایک کتاب تیار کرنیکا انتظام کیا ہے جسمیں ہندوستان کے تمام والیان ریاست کی تصویریں مع مفصل حالات کے مندرج ہونگی +

اجودھیا ناتھ میں بندروں کی کثرت نے زراعت پیشہ لوگوں کو سخت پریشان کر رکھا ہے۔ کھیت میں بیج ڈالا جاتا ہے تو بندر نکال کر کھا جاتے ہیں۔ ہندو انہیں مقدس جانور سمجھکر کچھ نہیں کہہ سکتے +

کلکتہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ یہہ بات غلط ہے کہ مرزا برجیس قدر کی بیگم صاحبہ روانہ لنڈن ہوئیں۔ بلکہ وہ ہنوز کلکتہ ہی میں موجود ہیں +

شہر مونگیر میں ایک نئی کمپنی بنام امپیریل تھیٹریکل کمپنی قایم ہوئی ہے جسکے معاونین اکثر مسلمان لوگ ہیں۔ ناچتے لیلی مجنوں اندر سبھا کا سبق پڑھتے + شرم!

بہاولپور میں ایک سوار پیچ اڑاتا ہوا سر کے بل گر اور مرگیا۔ نواب صاحب آجکل ریاست کے مدرسوں اور کالجوں اور تعلیم گاہوں کے معائنہ میں مصروف ہیں +

مہاراجہ صاحب دربھنگہ گھوڑدوڑوں میں حصہ لینا ترک کرنے والے ہیں۔ جو گھوڑے اس کھیل کے لئے جمع کر رکھے ہیں وہ سب نیلام کئے جائینگے +

جہلم میں شکایت ہے کہ لوگ مرغبازی پر بیطرح دلدادہ ہیں۔ مرغبازی بٹیربازی پتنگ بازی جہاں دیکھے مسلمان بہ نسبت ہندوں کے زیادہ کرتے ہیں +

لاہور میں ولیعہد زار روس کے لئے سڑکیں درست ہو رہی ہیں۔ وہ یہاں شہر کی سیر کرینگے۔ گورنمنٹ ہوس میں جلسہ بال ہوگا۔ سرحدی لوگوں کا عجیب و غریب ناچ جسمیں تلواروں سے کام لیا جاتا ہے دکھایا جائیگا +

تاج الاخبار راولپنڈی ناقل ہے کہ ۲۲ دسمبر کی شام کو والسرائے کا ایک باڈی گارڈ میدان میں گھوڑا دوڑا رہا تھا اتفاقاً گھوڑے سے گرا اور گھوڑا اسپر گرا۔ اسکا پاؤں دو جگہہ سے ٹوٹ گیا اور قلعہ کے ہسپتال میں بھیجا گیا +

لاہور کا اخبار دہلی پنچ و پولیٹیکل سیاہی جو بوجہہ مقدمات لائیبل معرض التوا میں آگیا تھا اب ۱۸۹۱ء سے پھر جاری ہوا ہے۔ آگے سے قیمت کم اور مفید زیادہ ہے +

راولپنڈی کا اخبار شاکی ہے کہ شہر کی پولیس کا قافیہ آجکل بہت ڈھیلا ہو رہا ہے کوئی بندوبست چوریوں کا نہیں ہوتا۔ بڑے بازار کی ایک دکان کا تالا ٹوٹا اور پولیسمین کو جو قریب ہی تھا خبر نہ ہوئی +

روس کی اندرونی بدنظمی کی عجیب خبریں مشہور ہوئی ہیں سنا گیا کہ حال ہی ماسکو شہر کے متصل بلوہ ہوا جسمیں ایک سو دہقان نشانہ بندوق ہوئے +

حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے محمدن ناٹک کی جو لنڈن میں ہونیوالا تھا بوجہہ مسلمانوں کی دلشکنی کے قطعی ممانعت کر دی۔ یہہ کام قیصرانہ قابل تعریف ہے +

معلوم ہوا کہ تمام دنیا میں ۴ ہزار ۹ سو ۵۰ اخبارات روز شایع ہوتے ہیں امریکہ میں سب ملکوں سے زیادہ اخبار شایع ہوتے ہیں۔ وہاں ایک اخبار گیارہ زبانوں میں چھپتا ہے +

روس میں پچاس نہلسٹوں کی ایک جماعت سازش قتل زار میں گرفتار ہوئی۔ یہہ لوگ اکثر گرفتار ہوتے قتل اور جلاوطن کئے جاتے مگر اپنی سازش و شرارت سے باز نہیں آتے +

کابل میں جنگی تیاریاں دھوم دھام سے ہو رہی ہیں۔ ان تیاریوں سے حکومت کا کام سست ہے۔ لوگ ناراض ہیں رعایا حیران ہے کہ امیر صاحب انتظام ملک پر کیوں متوجہ نہیں ہوتے +

سکاٹ لینڈ کی ریلوے کے اینکار کے کام چھوڑنے والوں مزدوروں کی تعداد ۱۰۹ ہزار تک پہنچ گئی ہے اور بوجہہ نہ میسر ہونے ایندھن کے کارخانے بند ہو رہے ہیں ✤

میکسیکو میں ایک نیا پودہ اس قسم کا دریافت ہوا ہے جسمیں یہہ خاصیت ہے کہ جو شخص اُسکی طرف دیکھتے ہیں وہ مسمریزم کے عمل کیطرح بیہوش ہو جاتے ہیں ✤

افسوس کی خبر ہے کہ لنڈن میں ایک نہر کے پھوٹ جانے سے صدہا مکانات گر گئے اور قریب ایک سو آدمی غرقاب ہو گئے ✤

بمبئی میں تعلیم نسوان ترقی پر ہے ۲ لڑکیوں نے علم مساحت میں پاس کیا۔ الگزینڈرا گرلس سکول کی ۲ لڑکیاں انٹرنس میں پاس ہوئیں ✤

بمبئی میں انگریزوں اور ہندوستانیوں نے ایک کمیٹی اس غرض سے قایم کی ہے کہ ہندوستان میں ناجائز سود لینے کے برخلاف واویلا کیا جائے اور اس زیادتی کا کچھ انتظام ہو ✤

دوست ہند بھیرہ لکھتا ہے کہ لاہور میں عین بارش کے وقت سوتر منڈی میں آتشزدگی سے دو مکان جل گئے ✤

کشمیر کے راجہ رام سنگھ صاحب کا بڑا بیٹا جو مہاراجہ جموں کے لاولد ہونے کے سبب سے ولیعہد ریاست سمجھا جاتا تھا انتقال کر گیا۔ ریاست میں ماتم بپا ہے ✤

اندور کے مہاراجہ ہلکر کو بہت صدمہ پہنچا کیونکہ انکی ایک رانی نے جنکے ہاں حال میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا قضا کی ✤

مہاراجہ صاحب میسور جو اپنی ریاست کے اضلاع حسن قادر و بنگلور میں دورہ کر رہے ہیں مع رانی صاحبہ بمبئی کو جائینگے۔ سر الیور سینٹ جان رزیڈنٹ میسور بھی دورہ پر ہیں ✤

مدرسہ طبی دہلی میں ساٹھ ستر طالب علم تعلیم پاتے ہیں حکیم عبدالمجید خان صاحب کی سعی اور سرگرمی قابل تعریف ہے ✤

کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان ایم اے میں ۵۸ امیدوار کامیاب ہوئے۔ افسوس یہہ ہی کہ اُنمیں صرف دو شخص مسلمان ہیں ✤

حضور قیصرہ ہند نے فغفور چین کی چھیویں سالگرہ کی تہنیت میں ایک طلائی گھڑی قیمتی ۱۵۰ پونڈ معرفت سرجان والشم ارسال فرمائی۔ اور مبارکبادی کی چٹھی لکھی ✤

پٹنہ میں پولیس سکول جاری کیا گیا۔ قریب نوے لڑکوں کے اسمیں بھرتی ہوئے ہیں۔ دو گھنٹہ پڑھائی ہوتی ہے۔ اور ایک گھنٹہ قواعد سکھلائی جاتی ہے۔ اکثر لڑکے مسلمان ہیں ✤

پنجاب کے شاہی قیدی سمیان اودڑ سنگھ و باوا بدھ سنگھ قلعہ چنار سے رہا کئے گئے۔ ایک شخص مہاراجہ دلیپ سنگھ کے پاس ولایت کو اور دوسرا کشمیر کو جائیگا ✤

سمرالہ کے ایک برہمن نے اپنی عورت کو باہمی تنازعہ پر سخت عذاب سے ہلاک کیا۔ پولیس نے لاش شفاخانہ میں پہنچائی اور پوسٹ مارٹم کیا گیا تو اس عورت کے پیٹ میں سے ایک لکڑی برآمد ہوئی ✤

دھرم جیون لکھتا ہے کہ لاہور کی آریہ سماج میں اسوقت صرف ۱۷۱ ممبر ہیں۔ یہہ سماج تیرہ برس سے قایم ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آریہ سماج تنزل پر ہے۔ ترقی پر نہیں ✤

لاہور بازار انارکلی میں اخبار ٹریبون کے دفتر کے عین مقابل ایک نئے انگریزی اخبار "دی پنجاب پیٹریٹ" کا بورڈ لگایا گیا ہے۔ جو غالباً یکم جنوری سے نکلا ہوگا ✤

لاہور میں یکم اپریل ۱۹۰۷ء سے گاڑیوں یکوں اور کتوں وغیرہ پر ٹیکس لگایا جائیگا۔ جو کتے حدود میونسپلٹی کے اندر رکھے جائیں چار آنہ فی کتا سہ ماہی کے واسطے لیا جائیگا ✤

سراج الاخبار جہلم رقمطراز ہے کہ بارکپور میں ایک مشنری لیڈی گوڈ صاحبہ نے چالیس ہندو لڑکیوں کو عیسائی بنا لیا ✤

برہانپور میں ہندو مسلمانوں کا فساد طول کھینچ رہا ہے۔ مسلمان اپنی مسجد کے سامنے سے ہندوؤں کو باجہ بجاتے ہوئے نہیں گذرنے دیتے۔ نہ ہندو اپنے مندروں کے سامنے سے مسلمانوں کو گذرنے دیتے ہیں ✤

گوالیار میں مہاراجہ سندھیا کی تقریب شادی کے لئے دھوم دھام سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ تیس لاکھ کی منظوری ہوئی ہے۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ خرچ ہونیکی اُمید ہے ✤

ملتی فوج کے جنرل بوتھ صاحب کی درخواست چندہ ایک لاکھ پونڈ ہندوستان کی بہتری کے لئے جو کی گئی اُسپر آریہ گزٹ حاسدانہ حملہ کر کے لکھتا ہے کہ پہلے اپنے ملک کو نہیں سدھارتے

تار کی خبریں

نیویارک ۵ جنوری۔ گورنمنٹ امریکہ نے حکم دیا ہے کہ ۱۶ جنگی جہاز اگلے مہینے سن فرنسسکو میں جمع ہوں۔ موقع جنگ کی تازہ خبر سے واضح ہوا ہے کہ جنرل آلمز کی ماتحت فوج نے چار ہزار امریکن کا وایٹ کلے کریک کے متصل محاصرہ کیا دشمنوں نے مشتعل ہو کر جنرل کی وہ درخواست پھاڑ دی جسمیں استدعا کی گئی تھی کہ مصالحت کی نسبت گفتگو شروع کیجائے اور ظاہر کیا کہ ہم لڑائی کرنے پر آمادہ ہیں اسلئے امریکن لوگوں کے ساتھ خونریز ہنگامہ برپا ہونیکی اُمید ہے ✤

الہ آباد ۵ جنوری سر ڈینوڈ بار بریجس لیجسلیٹو کونسل میں ایک مسودہ پیش کرنے والے ہیں جسمیں ہندوستان کے بندرگاہوں میں جہازوں کی آمد و رفت کا ذکر ہوگا۔ قانون نافذ الوقت کے رو سے یہہ قرار پایا ہے کہ لوکل گورنمنٹ

کے نائبوں کو صرف اسوقت جہازوں کی لنگر اندازی کا اختیار ہو۔ جبکہ وہ ایک دفعہ لنگر انداز ہو جائیں۔ اب یہہ تجویز ہوئی ہو کہ لنگر انداز ہونے سے پہلے ہی ایسے اختیارات دیئے جائیں +

کلکتہ ۹ جنوری سنی پور کی تازہ خبریں فساد کے باب میں آئی ہیں۔ مگر اس دفعہ افسروں نے اس شورش فتنہ کا ابتدا ہی میں بخوبی انتظام کر لیا ورنہ یہہ بہت پھیل جاتی۔ کبیدہ خاطر شہزادوں میں سے ایک نے ہنگامہ برپا کرنا چاہا۔ اور ایک سو ملازم اسکے ساتھہ ہیں۔ سرگروہوں کی خوب خبر لی گئی اور ابھی وہ حوالات میں اپنی آنیوالی قسمت کے منتظر بیٹھے ہیں معلوم نہیں یہہ بیان کہانتک صحیح ہو +

لنڈن ۷ جنوری۔ تنازع مابین سلطنت عثمانیہ و گورنمنٹ یونان کا فیصلہ ہو گیا ہو۔ اور گرجے پھر کھول دیئے گئے ہیں +

کلکتہ ۷ جنوری۔ امام بارہ ہگلی کے مسلمانوں نے بسرکردگی متولی گورنمنٹ بنگال کی خدمت میں اس مضمون کا میموریل بھیجا ہو۔ کہ میونسپل کمشنروں کی زیادہ تر تعداد ابتلا کمیٹیوں سے منتخب کی جایا کرے ورنہ وہ خیال کرتے ہیں کہ اُنکے قومی اغراض سے ہندو کمشنروں کے جم غفیر جو گذشتہ سہ سالہ انتخاب میں منتخب ہوئے اغماض کرینگے۔ اگر افسر سب مسلمان انتخاب نہ کرنا چاہیں تو اُنکا کچھہ حصہ یورپینوں سے مشتمل ہو۔ اور اُنکا بڑا زور اس امر پر ہو کہ نہ تو ہندوؤں کی تعداد زیادہ ہو۔ اور نہ چیرمین ہندو ہو +

الہ آباد ۸ جنوری۔ حضور والیسرائے کے بخار کو آرام ہو گیا ہو۔ مگر ابھی زکام سے سخت تکلیف ہو رہی ہو +

لنڈن ۸ جنوری۔ مسٹر پارنل۔ مسٹر او براین اور دیگر صاحبوں کا کانفرنس ختم ہو گیا ہو صاحبان مذکور کا خیال ہو کہ اس سے باہمی فیصلہ نتیجہ ہو گا۔ مسٹر او براین مسٹر مکارتھی کے ساتھہ مصالحت کے باب میں گفتگو کر رہے تھے

من تصنیف سی ایم بوس تخلص
فدوی متعلم سی بی سکول لودیانہ

ہو مجھے درکار عیسیٰ رہنمائی آپکی ۔۔۔ بے شبہ اکسیر ہو مجھکو دوائی آپکی
اے مسیحا تو ہو حاکم تیرے محکوم ہیں ۔۔۔ ہو پسندیدہ ہمیں فرمانروائی آپکی
تو ہو منعم اور سری تو ہی ہو عالم پناہ ۔۔۔ ساری دنیا پر مسلط ہو خدائی آپکی
کیسے خوش ہوتے ہیں عاصی بار عصیاں سے نجات ۔۔۔ روز و شب رہتی ہو شیطان سے لڑائی آپکی
کر دیا ہے آدمی زاد نے ظلم سے شیطان نے ۔۔۔ اشک ہیں آنکھوں سے جاری ہو جدائی آپکی
ہجر میں غلطاں ہوں شل ماہی بے آب ہیں ۔۔۔ اب بہت مجھکو ستاتی ہو جدائی آپکی
دیتا ہوں میں جان و دل اب مجھکو ہو اخلاق ۔۔۔ کیونکہ ہو مرغوب مجھکو آشنائی آپکی
خود خدا ہو کر مسیحا بن گیا انسان تو ۔۔۔ ہو گئی ظاہر جہاں پر کبریائی آپکی
کر عطا روح القدس اپنے فدوی کو شہا ۔۔۔ ہو بدل مطلوب مجھکو رہنمائی آپکی

لودیانہ

ہفتہ حال میں ایک اور بارش بخوبی ہوئی۔ سردی بشدت ہو۔ ہوا سرد چل رہی ہو۔ دو روز سے آسمان صاف ہو مگر گاہ بگاہ ابر ہو جاتا ہو۔ فصل بحالت عمدہ ہو +

ہفتہ گذشتہ میں ایک ضعیفہ مسلمان کشمیرن گاڑی کے تلے کچل کر مر گئی۔ گاڑیبان معہ بیل گاڑی گرفتار کیا گیا۔ دیکھئے کیا انجام ہوتا ہو۔ تھوڑے روز ہوئے محلہ ڈھولیوال بازار میں بھی ایک قصائی کا لڑکا گاڑی کے تلے آگیا خفیف ضرب آئی۔ دیہاتی گاڑی والے جب شہر و بازار میں گاڑیاں لاتے ہیں آواز نہیں دیتے اور بیفکری سے اندھا دھند گاڑی ہانکتے ہیں۔ ضرور ہو کہ انکا کچھہ انتظام میونسپل کمیٹی کی توجہ سے کیا جائے تاکہ ایسی واردات ظہور میں نہ آئیں +

شنکرات ایک اہل ہنود کا تیوہار ہو۔ مگر ہم تعجب

اور افسوس کے ساتھہ یہاں دیکھتے ہیں کہ اس موقعہ پر دس دس بارہ بارہ برس کی مسلمان لڑکیاں گروہ بگروہ ہر ایک دروازہ پر کچھہ گاتی اور بھیک مانگتی پھرتی ہیں۔ یہہ نہیں کہ وہ محتاج اور گدائی پیشہ لوگوں کی لڑکیاں ہیں بلکہ یہہ ایک رسم گویا مقرر ہو کہ ایسے اوقات میں عموماً یہاں کے ہر ایک خاندان کی لڑکیوں کا یہہ ہی حال دیکھا جاتا ہو۔ ہمکو نہایت افسوس ہو کہ ان لڑکیوں کے والدین کیونکر اس نالائق طریقہ کو پسند کرتے ہیں۔ اور ایسے شرمناک دستور سے اُنہیں منع نہیں کرتے۔ کیا وے اہل اسلام جو اور باتوں کے لئے چندہ جمع کرتے انجمن برپا کرتے۔ اور بڑے لمبے چوڑے لکچر دیتے پھرتے اور ریفارمر قومی ہونیکا دم بھرتے یہہ نہیں کر سکتے کہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں محمڈن گرلس سکول قایم کریں۔ اور اُن لڑکیوں کو جو یوں دربدر پھرتی اور نامعقول طریقہ پر بھیک مانگتی ہیں تعلیم یافتہ و شایستہ بنا دیں۔ محمدی صاحبان یاد رکھیں کہ جبتک مستورات کی تعلیم و شایستگی کا وے کچھہ انتظام نہ کرینگے۔ اور سب کوششیں قومی بہبودی کی بے سود ٹھہرینگی +

ولیعہد روس جو ۱۳ جنوری روز سہ شنبہ کو بوقت دس بجکر ۵ منٹ صبح کے لاہور سٹیشن پر پہنچنے والے تھے کاش کہ لودیانہ سے گذرتے شہر کو دیکھتے کہ یہاں کی عام گذرگاہوں کی سڑکیں کیسی ناگفتہ بہ حالت میں ہیں۔ جا بجا گڑھے پڑے ہوئے ہیں اور کوئی اُنکی درستی کی جانب متوجہ نہیں ہوتا۔ اگر مثل اَور شہروں کے یہاں چھاؤنی ہوتی یا چند انگریز قیام پذیر ہوتے تو یقین ہو کہ ایسا ہرگز نہ ہوتا۔ دیکھئے کبھی ہماری میونسپل کمیٹی کی توجہ ان سڑکوں کیطرف بھی مایل ہوتی ہو یا نہیں +

اطلاع

نور افشاں کے زاید پرچے بابت ۹۰ء دفتر ہذا میں موجود ہیں جو صاحب اسکا فیل رکھتے ہیں اگر کوئی نمبر جو اُنکے پاس سے ضایع

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وایلی صاحب منیجر کے اہتمام سے چھپا